ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اتارا اور ہمارے دلوں کو روشن کرنے کے لئے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے بھیجا ہم اس کی جماعت میں شامل ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی شکر و احسان ہے کہ ہم سے اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو میرے بھیجے ہوؤں کو مان لیتے ہیں، میں ان کی تمکنت، عزت اور رعب کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بھیجے ہوؤں کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں تو پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے جماعت کی مضبوطی، تمکنت اور رعب دنیا میں قائم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہے۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود سے آپ کی جماعت کے بارہ میں ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص کے ساتھ مشروط ہے۔ ہر فرد کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ جو ایمان پر مضبوط ہو اور اعمال صالحہ بجالانے والا ہو، اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ ان انعاموں سے تب ہی فیض پائے گا جب نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان نیک اعمال کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

سورۃ الفرقان میں مذکور عباد الرحمن کی علامات کے حوالہ سے اہم نصائح

ہم میں سے ہر ایک بچے، جوان، بوڑھے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اور آپ جو احمدی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جن کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے۔ آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی اور اپنے بچوں کی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی ہر لحہ نظر رکھتے ہوئے توجہ دینی چاہئے۔

عورتوں میں بعض دفعہ دیکھا دیکھی ضرورت سے زیادہ اپنے پر یا اپنے کپڑوں پر یا زیور پر خرچ کرنے کا رجحان ہو جاتا ہے۔ زینت بڑی اچھی چیز ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور ایک حد تک سنگھار کرنا بڑا اچھا ہے۔ عورت کے لیے جائز ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ لیکن فیشن میں اس قدر ڈوب جانا اور اس کے لیے بے انتہا خرچ کرنا اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے

جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ کسی حالت میں بھی غلط بیانی اور جھوٹ کی ایک مومن سے توقع نہیں کی جا سکتی۔

بعض ٹی وی چینلز ہیں، ویب سائٹس ہیں جو فضول اور لغو ہیں ان کو نہ دیکھیں۔ آج کل کی بعض ایجادوں کا جو غلط استعمال ہے یہ بھی شیطان کے حملوں میں سے ہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور اگر ہم نے احمدی رہنا ہے تو پھر ان لغویات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 4 نومبر 2007ء کو بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ زمانہ جس میں مادیت کا زور ہے۔ یہ زمانہ جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ یہ زمانہ جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کو عجیب عجیب نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھنے والوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ مذہب اور خدا کا تصور ایک ایسی چیز سمجھی جاتی ہے جو جہالت کی نشانی ہو۔ بظاہر بعض ایسے لوگ بھی جو مذہب کو صحیح سمجھنے والے ہیں عملاً خدا سے زیادہ مادیت کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے نور سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ پس ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اتارا اور ہمارے دلوں کو روشن کرنے کے لئے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے بھیجا ہم اس کی جماعت میں شامل ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی شکر و احسان ہے کہ ہم سے اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو میرے بھیجے ہوؤں کو مان لیتے ہیں، میں ان کی تمکنت، عزت اور رعب کے سامان بھی پیدا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب میں اپنے بھیجے ہوؤں کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں تو پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے جماعت کی مضبوطی، تمکنت اور رعب دنیا میں قائم کرتا ہوں۔ جب بھی میرے پیارے کی جماعت میں کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے بے چینی اور گھبراہٹ کی صورت پیدا ہو، جب بھی کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جس سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے جو ماننے والے ہیں ان میں کوئی خوف کی صورت پیدا ہو تو فوراً اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کے ماننے والوں کو اپنے پیار اور محبت کی آغوش میں لے کر جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو اس کے ڈر اور خوف کی وجہ سے چیخنے چلانے پر اپنے سینے سے لگا لیتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بھی اپنے پیارے کی جماعت کو سینے سے لگا لیتا ہوں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔

پس ہمارے پیارے خدا کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں اپنے اس پیارے کی جماعت میں شامل فرمایا جس کی ہر تکلیف دُور کرنے کا، ہر خوف دُور کرنے کا، ہر خوف اور تکلیف کی حالت کو امن اور خوشیوں میں بدلنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کو ہمارے اعمال کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ یہ نہیں کہ جو چاہے کرتے پھرو، کسی قانون قاعدے کی پابندی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں سینے سے لگائے رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہے۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود سے آپ کی جماعت کے بارہ میں ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص کے ساتھ مشروط ہے۔ ہر فرد کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ جو ایمان پر مضبوط ہو اور اعمال صالحہ بجا لانے والا ہو، اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ ان انعاموں سے تب ہی فیض پائے گا جب نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان نیک اعمال کی بھی ایک لمبی فہرست ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ یہ سات سو احکامات ہیں اور ان کا ماننا ضروری ہے اگر آپ کی جماعت میں شامل ہونا ہے۔

ایک جگہ قرآن کریم میں مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے، رحمان خدا کے بندوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے۔ چند مثالیں میں دیتا ہوں۔ یَـمْشُـوْنَ...... (الفرقان: 64) یعنی جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ عاجزی دکھائی جائے۔

بعض دفعہ ذرا ذرا سی بات پر بعض لوگوں کے جذبات بھڑک جاتے ہیں مثلاً بعض بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ کسی کے بچے کو دوسرے نے کچھ کہہ دیا تو فوراً غصہ آ گیا، ڈیوٹی والوں نے کچھ کہہ دیا تو غصہ آ گیا، چلتے چلتے کسی کے کام کئے ہوئے قیمتی دوپٹے پر پاؤں آ گیا تو غصہ آ گیا۔ اوّل تو ایسے اجتماعوں میں، جلسوں میں ایسے قیمتی دوپٹے پہن کر نہیں آنے چاہئیں۔ میں نے دیکھا ہے شادیوں میں بعض دفعہ شکائتیں آتی ہیں۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ کسی سے کسی بات میں اختلاف رائے ہو گیا تو غصہ آ گیا۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو پھر انسان کے اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتی ہیں اور تکبر اور غرور پیدا ہونا چلا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رحمان کے بندے بن کر رہنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھانے کا عہد کیا ہے تو یہ بھی یاد رکھو کہ اِذَا خَـاطَبَهُمُ...... (الفرقان: 64) کہ جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔ کتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر تم سے کوئی سختی سے بھی بات کرے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم سے تو تکار کرنے کی اگر کوئی کوشش کرے تو تم اس کا جواب سختی سے نہ دو بلکہ سلام کہہ کر علیحدہ ہو جاؤ۔ اپنی زبان گندی کرنے کی بجائے، اپنے دل میں نفرتوں کے بیج بونے کی بجائے، ایسی فتنوں کی جگہ سے سلام کہہ کر اُٹھ جاؤ۔ تمہارے دل تب ہی سب سے حقیقی محبت کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔ جب جاہلوں کی طرف سے پہنچنے والی جو تکلیف ہے اسے بھی تم نظر انداز کرنے والی ہو گی۔ جب تمہارے بچوں یا تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اُلٹا کر جواب دینے کی بجائے ایک طرف ہو جاؤ۔ تمہارے دل میں ان کے لئے سختی یا ظلم کے خیالات نہ آئیں اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

’’رحمٰن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بُردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان

سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں''۔

پس یہ ایک احمدی کا فسادوں کو دُور کرنے کا کردار ہے۔ اگر ہر عورت اس کو سمجھ لے تو گھروں کی لڑائیاں بھی ختم ہو جائیں۔ ساس بہو کی لڑائیاں بھی ختم ہو جائیں۔ رنجشیں اور بدمزگیاں بھی ختم ہو جائیں۔ آپس میں عزیزوں کی رنجشیں بھی دُور ہو جائیں۔ عہدیداران کے لئے دلوں میں پلنے والی، بعض لوگوں کے دلوں میں رنجشیں ہوتی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں۔ عہدیداران کے دلوں میں بعض ممبرات کے لئے رنجشیں ہوتی ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ اور جب آپس میں صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظرانداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا باعث بنے گی۔ اس سے پھر جماعتی مضبوطی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

پھر سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ رحمٰن خدا کے بندوں اور ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کی یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں۔ اب جو رات کو اُٹھ کر دعا کرے گا اور عبادت کرے گا وہ یقیناً فرض نمازوں کی طرف بھی توجہ دینے والا ہوگا، ان کی بھی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

پس ہم میں سے ہر ایک بچے، جوان، بوڑھے کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اور آپ جو احمدی عورتیں اور لڑکیاں ہیں جن کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے۔ آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی اور اپنے بچوں کی عبادتوں کی حفاظت کی طرف بھی ہر لحظہ نظر رکھتے ہوئے توجہ دینی چاہئے۔ اس مادی معاشرہ میں اس چیز کے لئے بہت گڑگڑا کر دعا کرنی چاہئے، بہت گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر شیطان کے حملوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ ہمیشہ یہ دعا کرتی رہیں کہ...... (الفرقان: 67) کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔

جہنم کا عذاب صرف مرنے کے بعد کا عذاب نہیں ہے۔ اس سے بچنے کی دعا تو ہر مومن کو مانگنی ہی چاہئے لیکن بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں، اپنے قریبیوں سے تکلیفیں پہنچتی ہیں، اپنے بچوں کی طرف سے بعض ایسی باتیں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں جس سے زندگی جہنم بنی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہوئے صرف ہر وقت اپنی دنیاوی ضروریات ہی سامنے نہ رکھیں بلکہ بہت بڑی دعا قناعت، سکونِ قلب اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہر قسم کے انعاموں کے بڑھنے کی دعا ہے۔ بعض لوگوں کے پاس دنیا کی مادی نعمتوں میں سے سب کچھ ہوتا ہے مگر زندگی بے چین ہوتی ہے اور تکلیف دِہ ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور نیک اعمال کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ...... (الفرقان: 68) جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور...... (الفرقان: 68) بخل سے کام نہیں لیتے ہیں۔ یعنی فضول خرچی بھی نہیں کرتے اور کنجوس بھی نہیں ہوتے۔ پس عورتوں میں بعض دفعہ دیکھا دیکھی ضرورت سے زیادہ اپنے پر یا اپنے کپڑوں پر یا زیور پر خرچ کرنے کا رجحان ہو جاتا ہے۔ زینت بڑی اچھی چیز ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور ایک حد تک سنگھار کرنا بڑا اچھا ہے۔ عورت کیلئے جائز ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ لیکن فیشن میں اس قدر ڈوب جانا اور اس کیلئے بے انتہا خرچ کرنا اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور فرمایا نہ پھر ایسے بنو کہ بالکل ہی کنجوس بن جاؤ اور پیسے جوڑنے لگ جاؤ۔ نہ اپنے پر خرچ کرنے والی ہو، نہ دین پر خرچ کرنے والی ہو۔ چندہ دینے کا وقت آئے تو ایک مشکل پڑی ہو۔ بعض لوگوں کو پیسے جوڑنے کا بڑا شوق ہوتا ہے اور پیسے جوڑ جوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ان کا پیسہ نہ ان کے کسی کام آتا ہے اور نہ دین کے کام آتا ہے۔ اگر اولاد نیک ہے تو پھر کوئی امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پیسے میں سے اولاد کو ہی توفیق دے دے کہ وہ دین پر خرچ کر دے۔ اگر اولاد دنیادار ہے تو وہ پیسے کو اس طرح اُڑاتی ہے کہ پتہ بھی نہیں لگتا کہ کہاں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ تمہیں مَیں خلافت کے ذریعے تمکنت اور رعب عطا کروں گا تو یہ بھی فرمایا کہ میرے راستے میں خرچ کرو۔ کنجوس بن کر اپنے پیسے پر بیٹھے نہ رہو یا صرف یہی سوچ نہ ہو کہ اپنے اوپر ہی خرچ کرنا ہے۔ یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ مجھے آپ سے کوئی شکوہ ہے کہ خرچ نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتیں اور بچیاں اس اصول کو بڑی اچھی طرح سمجھتی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتی ہیں۔ بڑی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں۔ یوکے (UK) کی لجنہ میں بھی انتہائی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں۔ لیکن میں یاد دہانی اس لئے کروا رہا ہوں کہ نیک باتوں کو دہراتے رہنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے اور آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری کرنے کیلئے ضروری بھی ہے۔

پھر نیک لوگ جن کا رُعب ہمیشہ قائم رہتا ہے، جو رحمٰن خدا کے بندے ہوتے ہیں اس کے انعامات سے فیض پانے والے ہیں اور فیض پاتے رہیں گے، ان کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پس اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے شرک سے توبہ کر لی ہے اور عبادالرحمٰن بن گئے ہیں۔ دوسری طرف بعض معاملات میں سچائی سے کام نہ لیں۔ چھوٹی چھوٹی روزمرہ کی باتوں میں غلط بیانیاں کریں۔ بعض باتوں پر، بعض احکامات پر جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں، ان پر عمل نہیں ہو رہا ہوتا اور کہہ دیتی ہیں کہ ہم کرتے ہیں۔ مثلاً بعض لڑکیوں کے بارہ میں شکایت آتی ہے اور عورتوں کے بارہ میں بھی کہ بازار میں اپنے سر کو ڈھانک کر نہیں رکھتیں یا لباس ایسا پہنا ہوتا ہے جس سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔ لیکن پوچھو تو یہی کہتی ہیں کہ ہم تو پردہ کرتی ہیں، ہمارے سر تو کبھی ننگے نہیں ہوئے۔ تو یہ جو چیزیں ہیں یہ جھوٹ میں شامل ہوتی ہیں۔ بعض عہدیدار، لجنہ کی جو کام کرنے والی عہدیدار ہیں، وہ بھی دوسروں کے بارہ میں پوچھنے پر صحیح رپورٹ نہیں دیتیں۔ ایک دوسری قسم کی عہدیدار بھی ہیں جو ایک دوسرے سے رنجشوں کی بناء پر غلط رپورٹ بھی کر دیتی ہیں۔ کسی حالت میں بھی غلط بیانی اور جھوٹ کی ایک مومن سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اصلاح کا پہلو غالب رہے۔

اگر کسی کو دیکھیں کہ اس نے غلط انداز میں لباس پہنا ہوا ہے جس سے جماعتی روایات پر حرف آتا ہے تو اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ نیک نیتی سے اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ دوسروں کو ڈرانے کی۔ لیکن جب حد سے معاملہ بڑھ رہا ہو تو پھر صحیح رپورٹ بھی دینی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا جھوٹ بولنا مومن نہ ہونے اور عبادالرحمٰن نہ ہونے کی نشانی ہے اس لئے ہمیشہ اس سے بچنا چاہئے۔

آگے اللہ تعالیٰ ایک جگہ پھر فرماتا ہے کہ لغویات سے مومن پرہیز کرتا ہے۔ ایک اور نشانی یہ ہے۔ لغویات کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنا وقار رکھتے ہوئے، یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم احمدی ہیں، ہمارا کام نہیں کہ دنیا کی لغویات اور فضولیات میں پڑیں، اُن سے بچتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ مثلاً آج کل مختلف ٹیلیوژن چینل ہیں جن میں انتہائی لغو اور بیہودہ پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بعض اچھے پروگرام بھی آ رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے درمیان میں انتہائی بیہودہ اور لغو اشتہارات شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ہر احمدی کو چاہئے، چاہے وہ بچی ہے، لڑکی ہے یا عورت ہے یا مرد ہے، اس کا یہ کام ہے کہ اگر ایسے پروگرام آ رہے ہوں یا کسی بھی قسم کی ایسی تصویر نظر آئے تو فوراً اسے بند کر دیں۔ اور جیسے میں بات کر رہا ہوں کہ اشتہار بیچ میں آ جاتے ہیں تو ان کو بھی نہیں دیکھنا چاہئے۔ اور جو بیہودہ پروگرام ہیں اُن کے تو قریب بھی ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی لڑکی کو، ایک احمدی عورت کو نہیں جانا چاہئے۔

انٹرنیٹ پر بعض سائٹس (sites) ہیں۔ بڑے گندے پروگرام اُن میں آتے ہیں۔ ان سب سے بچنا ہی حقیقی مومن کی نشانی ہے اور یہی ایک حقیقی احمدی کی نشانی ہے کہ ان سب لغویات سے، فضولیات سے بچیں۔ کیونکہ اللہ کے اس انعام سے جڑے رہنے کے لئے اور فیض پانے کے لئے یہ ضروری ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا بھی کیا کرو۔ اور ایسے لوگوں کی یہ نشانی ہے جو یہ دعا کرتے ہیں کہ ...... (الفرقان: 75) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں سے اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ پس یہ دعا جہاں خود آپ کو تقویٰ پر قائم رکھے گی، آپ کی اولاد کو بھی دنیا کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے تقویٰ پر چلائے گی۔ اور جو عورتیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ ان کے خاوند دین سے رغبت نہیں رکھتے، نمازوں میں بے قاعدہ ہیں، ان کے حق میں بھی یہ دعا ہوگی۔ ہمارے دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ متقیوں کا امام صرف مرد ہے۔ ہر عورت جو اپنے بچے کے لئے دعا کرتی ہے اور آئندہ نسلوں میں اس روح کو پھونکنے کی کوشش کرتی ہے کہ اللہ سے دل لگاؤ، اس کے آگے جھکو، نیکیوں پر قائم ہو وہ متقیوں کا امام بننے کی کوشش کرتی ہے اور بنتی ہے۔ اپنے گھر کے نگران کی حیثیت سے وہ امام ہے۔

پس مختصراً میں نے یہ باتیں کی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بھرا پڑا ہے۔ اسے پڑھیں اور سمجھیں اور اُن احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو یہی چیز ہے جو آپ کی نسلوں کو ہر شر سے بچنے کی ضمانت بنے گی۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو اُس نظام سے جوڑے رکھنے کا باعث بنے گی جس کے ساتھ تمکنت کا وعدہ ہے۔

بعض دفعہ ایک عمر کو پہنچ کر بعض نوجوان بچیاں جو ہیں اُن کو یہ خیال آتا ہے کہ شاید دین ہم پر بعض پابندیاں عائد کر رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض ٹی وی چینلز ہیں، ویب سائٹس ہیں جو فضول اور لغو ہیں ان کو نہ دیکھیں۔ لیکن غیروں کے زیر اثر یہ سوال اُٹھتے ہیں کہ انہیں دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ ہم کون سا وہ حرکتیں کر رہی ہیں جو ٹی وی چینلز پر دکھائی جاتی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ دو چار چھ دفعہ دیکھنے کے بعد یہی حرکتیں پھر شروع بھی ہو جاتی ہیں۔ بعض گھر اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ یہی کہتے رہے کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ دین سے بھی گئے، دنیا سے بھی گئے، اپنے بچوں سے بھی گئے۔ تو یہ جو ہے کہ کیا فرق پڑتا ہے، کچھ آزادی ہونی چاہئے۔ یہ بڑی نقصان دِہ چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ لغو سے بچو تو اس لئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی فطرت کو جانتا ہے۔ اسے پتہ ہے کہ آزادی کے نام پر کیا کچھ ہوتا ہے اور ہوتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کو یہی کہا تھا کہ میں ہر راستے سے ان بندوں کے پاس جو آدم کی یہ اولاد ہے انہیں ورغلانے آؤں گا اور سوائے عبادالرحمٰن کے سب کو مَیں قابو کر لوں گا۔ اس نے بڑا کھل کے چیلنج دیا تھا۔

پس آج کل کی بعض ایجادوں کا جو غلط استعمال

ہے یہ بھی شیطان کے حملوں میں سے ہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی بچی کو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور اگر ہم نے احمدی رہنا ہے تو پھر ان لغویات سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ یہ سوچیں کہ اگر ہم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے، حضرت مسیح موعود کو سچا سمجھتے ہیں اور آپ کو سچا سمجھتے ہوئے آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو ہمیں تمام ان باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تبھی ہم ان انعاموں سے فیض اٹھا سکیں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو وہ مقام عطا فرمائے جہاں کھڑی ہو کر آپ دین کی مضبوطی اور اشاعت میں اہم کردار ادا کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمانوں کو وہ مضبوطی اور استقامت عطا فرمائے جو ہمیشہ تمکنتِ دین کا باعث بننے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو خلافت سے مضبوط تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اب دعا سے پہلے مَیں یہ بھی اعلان کر دوں کہ کل جو انتخاب ہوا تھا، اس میں سب سے زیادہ جن کے حق میں رائے تھی وہ آپ کی موجودہ صدر شمائلہ ناگی صاحبہ تھیں۔ تو وہی آئندہ دو سال کے لئے بھی صدر ہوں گی۔ لیکن یاد رکھیں کہ صدر اکیلی کچھ نہیں کر سکتی جب تک نچلی سے نچلی سطح پر جو چھوٹی سے چھوٹی مجلس ہے اس میں بھی صحیح طرح کام نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے ہر مقامی مجلس کی صدر اور اس کی عاملہ کی ممبرات کو اپنے آپ کو جماعتی کام کے سلسلہ میں اتنا ہی اہم سمجھنا چاہئے، اتنا ہی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے جتنا کہ نیشنل صدر کو ہونا چاہئے اور نیشنل صدر کی عاملہ کو ہونا چاہئے۔ اگر یہ احساس ہر مجلس میں پیدا ہو جائے تو آج ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ تبھی آپ اپنی نسلوں کی بھی صحیح تربیت کر سکتی ہیں، اپنی بھی صحیح تربیت کر سکتی ہیں۔ بچیاں بھی اپنے آپ کو سنبھال کر احمدیت کیلئے پوری وفا اور اخلاص کے ساتھ ہر قربانی کے لئے تیار کر سکتی ہیں اور پیش کر سکتی ہیں۔ آپ کے بچے بھی اسی وقت اخلاص و وفا کے ساتھ ہر قربانی پیش کرنے والے ہوں گے جب ہر سطح پر آپ لوگوں میں احساس پیدا ہو جائے گا۔

آپ جو یہاں میرے سامنے ناصرات سمیت اڑھائی ہزار بیٹھی ہیں، یہ لجنہ یوکے کی ٹوٹل تعداد تو نہیں۔ لندن کے قریبی علاقے سے زیادہ لجنات ہیں، باقی کافی مجالس کی قریباً نمائندگی ہے۔ اس کا مطلب ہے آپ میں سے اکثریت ان کی ہے جن کو دین سے لگاؤ ہے۔ جن کو اس بات کی ہر وقت تڑپ رہتی ہے کہ ہم جمع ہوں اور دین کی باتیں سنیں۔ اجتماعات پر جائیں۔ جلسوں پر جائیں۔ آپ سب لوگوں کا کردار بہت اہم ہے۔ آپ جو یہاں بیٹھی ہیں یہ سب اپنی مجالس کے عہدیداران سے بھی اور مرکزی عہدیداران سے بھی اپنے تعاون میں مثالی بن جائیں تبھی ہر مجلس مثالی بنتی چلی جائے گی اور آپ کا کام آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اشاعتِ دین کی جو کوشش، جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے وہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پہلے سے بڑھ کر آپ قربانی کے ساتھ کام کرنے والی ہوں، اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں، اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والی ہوں، اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔

اب دعا کریں۔

مکرم فخر الحق شمس صاحب

نافع الناس اور ہمہ وقت خدمت دین کرنے والے وجود

محترم رانا مبارک احمد صاحب

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

محترم رانا مبارک احمد صاحب سابق صدر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور خدمت دین اور خدمت خلق سے بھرپور زندگی گزار کر مورخہ 5 نومبر 2016ء کو لندن میں بعمر 78 سال اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ نے 38 سال تک بطور سول انجینئر سروس کی۔ 1998ء میں ریٹائر ہوئے اور اس کے بعد آپ کو پوری زندگی جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل اپنے حالات لکھ کر الفضل کو بھجوائے تھے ان کی روشنی میں یہ نوٹ تیار کیا گیا ہے۔

آپ کے والد کا نام مکرم رانا محمد یعقوب صاحب تھا۔ آپ فیروز پور انڈیا میں مورخہ 7 جولائی 1938ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب نے 1920ء میں خواب دیکھا کہ کوئی نوجوان پگڑی پہنے قرآن کریم کا درس بیت الذکر میں دے رہے ہیں، جب قادیان گئے تو وہ نوجوان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ وہی شکل وہی پگڑی جو خواب میں دیکھی تھی۔ آپ کے والد صاحب نے فوراً دستی بیعت کر لی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے والد صاحب کو گھر سے نکال دیا گیا۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب کی شادی حضرت مرزا دین محمد صاحب آف لنگر وال رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ نے ایف ایس سی انجینئرنگ تک تعلیم حاصل کی اور مکینیکل انجینئرنگ کا ڈپلومہ مکمل کیا۔ دوران ملازمت آپ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جن کو آپ نے صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کیا۔ بہاولپور میں آپ کی سرکاری رہائشگاہ کو آگ لگا دی گئی۔ ایک پڑوسی نے پرچہ کروایا اور دوسرے پڑوسی نے چاقو سے وار کیا اور عدالت میں کیس اڑھائی سال تک چلتا رہا۔

آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ گھر ہو یا دفتر آپ ہمہ وقت جماعتی امور ہی نپٹاتے نظر آتے۔ آپ نے جماعتی سطح پر اور ذیلی تنظیموں میں مختلف عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ آپ جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ بہاولپور رہے۔ اس کے علاوہ قائد ضلع و علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور اور نائب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ 1980ء میں بہاولپور سے لاہور شفٹ ہونے کے بعد آپ نے ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہائش اختیار کی۔ اس وقت آپ کا گھر حلقہ وحدت کالونی میں شامل تھا۔ آپ کو علامہ اقبال ٹاؤن کا نگران بنا دیا گیا۔ اقبال ٹاؤن کے احباب کی آسانی کے لئے آپ نے اپنے گھر کو نماز سنٹر کے طور پر پیش کر دیا۔ آپ کی انتھک محنت اور خدمات کو دیکھتے ہوئے اس وقت کے امیر ضلع محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے آپ کو صدر بنایا۔ اور پھر آپ سالہا سال تک علامہ اقبال ٹاؤن کے صدر رہے۔ اس نئے حلقے کو پروان چڑھانے اور فعال بنانے کے لئے آپ نے رات دن محنت اور لگن سے کام کیا۔ بیت الذکر علامہ اقبال ٹاؤن تعمیر کروانے کی بھی آپ کو توفیق ملی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت الاحد عطا فرمایا۔ اس کی تفصیل آپ اپنے ایک مضمون میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ

حلقہ میں خاکسار نے سب سے پہلے یہ کوشش کی کہ ہمارے حلقہ میں ایک نماز سنٹر ہونا چاہئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 1984ء میں ہی مجلس عاملہ میں فیصلہ کر کے ایک پلاٹ خریدنے کی کوشش شروع کر دی جس کو اللہ تعالیٰ نے کامیاب فرمایا۔ مرکز سے بھی ہم نے پیسہ نہیں لیا۔ ہم یہ کرتے تھے کہ ہر اتوار کو ایک وفد بناتے جس میں میں بھی شامل ہوتا۔ اور اس وفد کے ممبران تہجد ادا کر کے دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوتے، جانے سے پہلے خود اپنا اپنا چندہ ادا کرتے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی دیتا تھا۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ راوی بلاک میں ایک پلاٹ خریدا جس پر بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔

احباب جماعت کو باجماعت نماز کا عادی بنانے کے منفرد پر حکمت طریقے تھے ایک جگہ لکھتے ہیں۔ جب حلقہ اقبال ٹاؤن سے صبح کی نماز پڑھ کر جاتا تو چالیس چالیس گھروں میں جاتا کہ جو نماز کے لئے نہیں اٹھا اس کو اٹھانے کی کوشش کی اور دس بیس روپے کی رسید کاٹ کر اس کے دروازے پر رکھ دیتا جب وہ اٹھتے تو شرمسار ہوتے کہ ہم نماز کے لئے نہیں اٹھے، پھر وہ کوشش کرتے کہ رسید کے پیسے واپس کر دیں لیکن خاکسار ان سے نہ لیتا اور عرض کرتا کہ نماز کے لئے آئیں اور یہ آپ کی طرف سے صدقہ ہے۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب کو ضلعی سطح پر جماعت احمدیہ لاہور کے مختلف شعبوں میں خدمت کا موقع ملا۔ ان میں سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور محاسب جماعت لاہور کے شعبہ جات قابل ذکر ہیں۔ آپ کئی سال تک نمائندہ مجلس مشاورت منتخب ہو کر ربوہ تشریف لاتے رہے جہاں مختلف کمیٹیوں کے ممبر بھی بنتے آپ روزنامہ الفضل اور ہفت روزہ المصلح کراچی کے اعزازی نمائندہ برائے لاہور بھی رہے۔ آپ روزنامہ الفضل کی مالی معاونت خود بھی کرتے اور احباب جماعت کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ آپ کے ذریعہ الفضل کے کئی نئے خریدار بنے۔ لاہور کے مختلف حلقوں سے تعلق رکھنے والے احباب کے بارے میں دعائیہ اعلانات الفضل میں اشاعت کیلئے اکثر بھجواتے رہتے۔ اس کے علاوہ الفضل کی قلمی معاونت کا سلسلہ بھی جاری رکھا آپ کے مضامین الفضل اور دیگر جماعتی رسائل میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ انہی مضامین پر مشتمل آپ نے ایک کتاب بھی طبع کروائی۔ نیز ایک اور کتاب ''یادیں اور قربتیں'' کے نام سے ستمبر 2009ء میں شائع ہوئی۔ آپ بہت مہمان نواز، ملنسار، خلافت کی اطاعت کرنے والے، ہمدرد اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ مرکز سے آنے والے وفود کی مہمان نوازی اور عزت و تکریم سے پیش آنا آپ کا شیوہ تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 نومبر 2016ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود اور دیرینہ خادم سلسلہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین

وفا کی پتیلیاں ہیں

سلاسل کی کٹھن گھڑیاں گزاری کس ادا کے ساتھ
وفا سے، عجز سے، ہمت سے۔ تائید الہٰ کے ساتھ
نہ پاؤں میں کوئی لغزش نہ ہونٹوں پر کوئی شکوہ
ہوا کا رُخ بدل ڈالا ہے تاثیر دُعا کے ساتھ
وفا کی پتلیاں ہیں یہ اسیران رہ مولا
ضیاء کی مشعلیں ہیں یہ اسیران رہ مولا

سزا کی سختیاں جھیلیں تری راہ محبت میں
جزاء کی منتیں کیں اپنے مولا سے عبادت میں
عُدو چھوڑا محبت بانٹ دی تیری اطاعت میں
دل پژمردہ بھی مسرور تھا تیری امامت میں
بلندی پر کھڑے ہیں یہ اسیران رہ مولا
اور قامت میں بڑے ہیں یہ اسیران رہ مولا

تمہیں ہے ناز طاقت پر ہمیں جھکنے کی عادت ہے
جو ہم پر ظلم ڈھاتے ہو انہیں سہنے کی ہمت ہے
ہمیں تو گالیاں سن کر دعا دینے سے رغبت ہے
کہ ہم کو خاکِ پائے احمدؐ یثرب سے نسبت ہے
تری منشا پہ راضی ہیں اسیران رہ مولا
یہ انصاری الیٰ اللہ ہیں اسیران رہ مولا

مرے مولا انہیں اپنی حفاظت میں سدا رکھنا
ہو ان پہ فضل تیرا رحمت و جودوسخا رکھنا
بڑھیں، پھولیں، پھلیں ان پر کرم کی تو نگاہ رکھنا
ہر اک شر سے ہر اک تکلیف سے ان کو بچا رکھنا
بقا کی منزلیں ہیں یہ اسیران رہ مولا
دعا کی رفعتیں ہیں یہ اسیران رہ مولا

مجید قریشی

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

نہیں ہتھیار ایسا کل جہاں میں — دعا کا تیر سجدے کی کماں میں
یہ طائر گنگنائیں بوستاں میں — زبانِ مہدی آخر زماں میں
''عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

دعا اور صبر کا رشتہ بہم ہے — عجب خلوت کے آنسو میں بھرم ہے
یہ محفل سے چھپی جو چشمِ نم ہے — عطائے خاصِ مولا کا کرم ہے
کروڑوں اشک ہیں سیلِ رواں میں
''نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

بدل دے زخم سارے خود شفا میں — بدل جائے ہوائے غم صبا میں
جو ہیں ثابت قدم ملکِ جفا میں — انہیں ہرگز نہ بھولیں گے دعا میں
خدا رکھے ہمیں اپنی اماں میں
''نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں''

دعا پر کس قدر کامل یقیں ہے — اور ایسا صبر کہ صد آفریں ہے
ہمیں خوف و خطر زیبا نہیں ہے — فلک پر شورِ نصرت بالیقیں ہے
ہیں صف آرا بھی لشکر آسماں میں
''نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

مری پرواز تو دور از زمیں ہے — مری منزل بہت آگے کہیں ہے
مجھے تھکنا نہیں، رُکنا نہیں ہے — ملا قسمت سے دورِ آخریں ہے
ہیں پھر بھی اولیں کے کارواں میں
''نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

وفا میں جاگتی راتوں کے صدقے — اور ان درثمیں اشکوں کے صدقے
اطاعت میں پڑھے نفلوں کے صدقے — لہو کے آج سب قطروں کے صدقے
ہمیں رکھ سرخرو ہر امتحاں میں
''نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

فاروق محمود